از افادات سید المتکلمین حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ

تبرکاتِ اسلاف

انبیائؑ کے حق میں ذنب و ضلال کا مفہوم

اہلِ اسلام کے نزدیک انبیاءؑ کی عصمت عقلاً اور نقلاً ثابت ہے اور اس کی عقلی اور نقلی دلیلیں علم کلام کی کتابوں میں مرقوم ہیں اور یہ بات بھی ان کے نزدیک ضروری اور مدلل ہے کہ جو لفظ لغت سے شرع میں منقول ہوئے ہیں مثلاً صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج وغیرہا جب خدا اور رسول کے کلام میں مستعمل ہوتے ہیں تو وہ ان کے معانی شرعیہ مراد لیتے ہیں اور جب تک کوئی عقلی یا نقلی دلیل قطعی ایسی نہ ہو کہ معنے شرعی کے مراد لینے سے منع کرے تب تک وہی معانی مراد لیتے ہیں۔

ذنب

چنانچہ لفظ ذنب بھی شریعت میں جہاں کہیں انبیاء علیہم السلام کے حق میں واقع ہوا ہے تو زلّہ اور ترکِ اولیٰ کے معنی میں آیا ہے اور زلہ اس کو کہتے ہیں کہ شخص معصوم عبادت یا کسی امر مباح کے کرنے کا قصد کرتا ہے لیکن اس سبب سے کہ اس عبادت یا امر مباح کے ساتھ کوئی گناہ ملا ہوا ہوتا ہے تو بغیر قصد کے اس میں گر پڑتا ہے جیسے راہ کا چلنے والا کبھی بغیر قصد کے پتھر سے ٹھوکر کھا کر یا کیچڑ کے سبب پھسل کر گر جاتا ہے لیکن قصد راہ کا چلنا تھا نہ گر پڑنا اور نبوت کے منصب کا لحاظ کر کے قولِ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ کے موافق نبی کے اس ترک اولیٰ پر ذنب کا اطلاق ہوتا ہے۔

ضلال

اور لفظِ ضلال قرآن کے اندر جہاں کفار کی مذمت میں واقع ہوتا ہے تو حق کی راہ سے گمراہ ہونے کے معنے میں آتا ہے اور اگر ان کی مذمت میں واقع ہوتا ہے تو حق کی راہ سے گمراہ ہونے کے معنے میں آتا ہے اور اگر ان کی مذمت میں نہیں ہوتا تو کہیں راہ بھولنے کے معنے میں آتا ہے جیسے سورہ قلم کی چھبیسویں آیت کے اندر ہے۔ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ یعنی پھر جب اس کو (یعنی باغ کو) دیکھا بولے ہم راہ بھولے اور کہیں ایسے رل مل جانے اور مخلوط ہو جانے کے معنی میں آتا ہے کہ جس میں تمیز نہ ہو سکے جیسے سورہ سجدہ کی آیت میں ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ یعنی اور کہتے ہیں (قیامت کے منکر) کیا جب ہم رل مل گئے زمین (کی مٹی) میں کیا ہم کو نیا بننا ہے؟ اور عرب بولتے ہیں۔ ضَلَّ الْمَآءُ فِی اللَّبَنِ یعنی پانی دودھ میں ایسا رل مل گیا کہ اس کی تمیز نہیں ہو سکتی اور کہیں عشق اور محبت کی زیادتی کے سبب چوکنے کے معنے میں آتا ہے جیسا سورۂ یوسف کی آٹھویں آیۃ میں حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کا قول ہے اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۚ یعنے البتہ ہمارا باپ صریح چوک میں ہے یعنے یوسف اور اس کے بھائی سے زیادتی عشق اور محبت کے سبب اور اسی سورہ کی تیسویں آیت میں مصر کی عورتوں کا زلیخا کے حق میں یہ قول ہے۔ اِنَّا لَنَرٰهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؕ یعنی ہم تو دیکھتے ہیں اس کو صریح بہکی ہوئی یعنے یوسف کے عشق کے غلبہ کے سبب سے اور اسی سورہ کی پچاسویں آیت کے اندر لڑکوں کا قول حضرت یعقوبؑ کے حق میں ہے۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ؕ یعنے لڑکے بولے اللہ

کی قسم تو اپنے اسی قدیم بھٹکنے میں ہے یعنے یوسف کے عشق اور محبت کی زیادتی کے سبب ہے اور کہیں اللہ کے حکموں سے واقف نہونے کے معنے میں آتا ہے جیسے سورہ شعراء کی بیسویں آیت میں قول حضرت موسےؑ کا یوں منقول ہوا ہے۔ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ یعنے کیا تو ہے میں نے وہ میں جبکہ تھا اس وقت نادانوں سے پس اس آیت میں لفظ ضالین بمعنی جاہلین کے ہے اور اس معنے کو یہ بات بھی مؤید ہے کہ بعض قرأت میں ضالین کے لفظ کی بجائے جاہلین کا لفظ واقع ہے اور اسی طرح ضلال کا لفظ یا جو اس سے مشتق ہے قرآن میں جہاں اور جگہ بھی واقع ہوا ہے اس مقام کے مناسب لیا جاتا ہے اور سب جگہ کفر اور گمراہی کے معنے میں لینا محض گمراہی ہے اور مسلمانوں کی شریعت سے واقف ہو کر یعقوب اور موسیٰ علیہما السلام کے حق میں بمعنے کفر اور گمراہی کے کافر اور گمراہ کے سوا اور شخص نہیں کہہ سکتا اور ایسا ہی اور انبیاء کے حق میں سمجھنا چاہیئے اور عرب اس درخت کو جو جنگل میں اکیلا ہوتا ہے ضالہ کہتے ہیں۔

حویلیاں ہزارہ کے بزرگ عالم دین
اور روحانی پیشوا

قاضی مولانا چن پیر الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مرحوم ایک متبحر عالم، حق گو خطیب اور درد دل سے بہرہ ور بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔ (ادارہ)

کیا پاکستان میں سودی نظام کا خاتمہ ممکن ہے؟

سود کے خاتمہ میں رکاوٹیں
کیا ہیں اور اسلام ان کا کیا حل
پیش کرتا ہے؟
نیز اس سلسلہ میں ملک کی
اعلیٰ عدالتوں کا موقف کیا ہے؟
ان اہم سوالات کا جواب
ملک کے معروف قانون دان

جناب مختار احمد فارانی
ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

کے قلم سے "الشریعۃ" کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)